Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم ہفتہ
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ، ۲۷ امان ۱۳۵۵ھش ، ۲۷ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۰

جماعت احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت ربوہ میں شروع ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا اور بصیرت افروز خطاب سے اس کا افتتاح فرمایا

دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی دعاؤں اور تدابیر کو انتہاء تک پہنچا دیں

ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۲۶ امان (۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء) آج بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں جماعت احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عاجزانہ اجتماعی دعاؤں کے ساتھ شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پہلے اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا اور پھر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی جس میں حضور نے دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس کا ذکر کیا اور احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ دعاؤں، قربانیوں اور تدابیر کو انتہاء تک پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ جلد سے جلد وہ مبارک ساعت آ جائے جبکہ ساری دنیا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ حضور نے فرمایا وہ نہیں ہو گا جو میں نے یا آپ نے چاہا ہو گا وہی جو خدا نے چاہا۔ اور خدا نے یہی چاہا ہے کہ اس زمانہ میں مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں اسلام کو غلبہ حاصل ہو چونکہ یہ الٰہی مشیت ہے اس لئے یہ بہرحال ہو کر رہے گی لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ایمان افروز خطاب کے بعد ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے اور مناسب سفارشات پیش کرنے کے لئے پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا جس کے بعد چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے سہ پہر "ایوانِ محمود" میں تشریف لائے۔ ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے والے نمائندگانِ کرام نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا۔ تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا اب دعا کے ساتھ ہم اپنی اس مجلس مشاورت کا افتتاح کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ یوں تو ہماری یہ مجلس مشاورت ہمیشہ ہی بڑی اہم ہوتی ہے لیکن جس سال میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان کیا اور اس کے بعد ساری دنیا میں جو تغیرات اور حالات رونما ہونے شروع ہوئے ان کی وجہ سے اس مجلس مشاورت کی اہمیت پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے احباب کو دعائیں کرتے ہوئے اور پوری توجہ دیتے ہوئے مشاورت کی کارروائی میں حصہ لینا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا ہم نے ایک منصوبہ الٰہی اذن کے ماتحت بنایا جس کا نام صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ رکھا گیا۔ جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے مگر ضعف بہت ہے۔ ابھی کچھ انفیکشن بھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۶ امان۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ (البقرہ: ۲۵۷)

کی تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ اسلام نہایت ہی حسین اور عظیم مذہب ہے۔ وہ اپنی صداقت کے اتنے زبردست دلائل اور پھر اپنے ساتھ آسمانی نشانات کا ایک ایسا سمندر رکھتا ہے جس کے ہوتے ہوئے اسے اپنی اشاعت اور تبلیغ کے لئے کسی جبر کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ ان دلائل اور روشن نشانات کو موجودہ علمی زمانہ کی ضروریات کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ایسے رنگ میں پیش فرمایا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اسلام کو اعتراضات کا ہدف بنانے والے لوگوں کے رویہ میں بھی اب نمایاں تبدیلی نظر آ رہی ہے۔

حضور نے فرمایا لیکن ان دلائل اور نشانات کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت ہے۔ حالانکہ مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ واضح رنگ میں اس کی تردید فرماتا ہے۔

اسلام کی طرف جبر کا نظریہ منسوب کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جبر کی ایک شکل تو یہ ہے کہ لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کیا جائے۔ اور دوسری شکل ان دنوں ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ جبراً کسی کو دین سے نکالا جائے اور کہا جائے کہ تمہارا یہ حق نہیں ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کا اعلان کرو۔ حضور نے فرمایا جبر کی جو صورت بھی نظر آئے وہ بہرحال قرآن پاک کی واضح تعلیم کے (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ امان ۱۳۵۵ ہش
۲۷ مارچ ۱۹۷۶ء

"کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے"——!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے لائے ہوئے دین یعنی اسلام پر ایمان لانے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تم سب سے بہتر اُمّت ہو لیکن ساتھ ہی واضح فرما دیا ہے کہ محض زبان سے ایمان لانے کے نتیجہ میں کوئی شخص بھی سب سے بہتر اُمّت میں شمولیت کے شرف سے مشرف نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے ساتھ ہی ایک خاص شرط کا ذکر کر کے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ اس شرف سے مشرف ہونا اُس شرط کے پورا ہونے پر منحصر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امتیازی شرف اور اس کی لازمی شرط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط
(آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو بہترین اُمّت تو قرار دیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی واضح کر دیا گیا ہے کہ بہترین اُمّت میں شمولیت کا شرف ایمان لانے کے محض زبانی اقرار سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر فرد کو اس کی انفرادی حیثیت میں اور تمام مسلمانوں کو بحیثیتِ مجموعی اس امر کا پورا پورا احساس ہو کہ انہیں تمام دنیا کے فائدے یعنی تمام دنیا کے لوگوں کو ہدایت کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اپنے اس منصب اور مقام کا کما حقہٗ احساس کرتے ہوئے ان کا فرض یہ ہے کہ وہ خود ہی بدیوں سے نہ بچیں اور خود ہی نیک اعمال نہ بجا لائیں بلکہ دوسروں کو بھی بدیوں سے باز رہنے اور نیکیاں بجا لانے کی مسلسل تلقین کرتے رہیں۔ جب وہ ایمان لانے کے بعد خود منکرات سے پورے تعہّد کے ساتھ بچیں گے اور نیکیاں بجا لانے میں مشغول رہیں گے اور پھر دوسروں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرتے رہیں گے تب جا کر انہیں بہترین اُمّت میں شمولیت کا شرف حاصل ہوگا۔

اگر خیرِ اُمّۃ میں شمولیت کے شرف کے لئے محض زبانی اقرار ہی کافی ہوتا تو وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو حقیقی مومنوں کی ایک لازمی صفت کے طور پر بیان نہ کرتا جیسا کہ اُس نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے:۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ٥
(التوبہ آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کرے گا۔ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مومنوں کی ایک لازمی صفت قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے ایک عظیم الشان انعام کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والوں کو ضرور اپنے رحم کا مورد بنائے گا۔ اس سے ساتھ ہی یہ بھی لازم آتا ہے کہ جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ تعہّد کے ساتھ ادا کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں پر ضرور رحم فرماتا اور انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے وہاں اس فریضہ سے غافل ہونے کے نتیجہ میں ایمان کے ایسے دعویدار اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے لے آتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے محرومی کا انجام اُس کے غضب کو بھڑکانے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے رحم سے محرومی کے اس ہولناک انجام سے بہت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ چنانچہ ترمذی کی ایک حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۳۶)

ترجمہ:۔ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور ضرور نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور بُرائیوں سے روکتے رہو ورنہ جلد ہی اللہ جلّ شانہٗ اپنے پاس سے تم پر بڑا عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم ضرور ضرور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور مذکورہ بالا حدیثِ نبویؐ سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ خیرِ اُمّۃ کے لقب سے ملقّب ہونے اور اس رفیع الشان شرف سے مشرف ہونے کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کا کمال تعہّد کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے بصورتِ دیگر اس رفیع الشان شرف سے محرومی کا ہولناک انجام پر منتج ہونا ناگزیر ہے اور وہ انجام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی ایک ایسے بڑے عذاب کی صورت میں ظاہر ہو کہ جو خدا تعالیٰ کو پکارنے اور اس سے رحم کی استدعا کرنے کے باوجود بھی دُور نہ ہوگا۔

یہ دیکھ کر انتہائی دُکھ ہوتا ہے اور دل غم میں ڈوب جاتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت کے نتیجہ کے طور پر اس خوفناک وعید کے باوجود آج سب سے زیادہ غفلت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی سے ہی ہوتی جا رہی ہے اور حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ خود ایمان کے دعویدار نیکیاں بجا لانے اور دوسروں کو اس کی تلقین کرنے کی بجائے معروف کی جڑ کاٹ رہے ہیں۔ چنانچہ ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور جسے سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مرتّب کرتے ہیں اس صورتِ حال پر انتہائی فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"ذرا سوچئے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ بات آتی ہوگی کہ اُن کی اُمّت کے افراد دنیا سے فسق و فجور مٹانے کے بجائے فسق و فجور پھیلانے میں منہمک ہیں، منکرات کا استیصال کرنے کے بجائے معروف کی جڑ کاٹ رہے ہیں، ان کی عقیدت و محبت کے دعویدار نہ صرف خود سُودی کاروبار میں ملوّث ہیں بلکہ اسے بڑھانے اور ترقی دینے کے درپے ہیں، خداوند تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کے چرچے تو ہیں لیکن اللہ کی عظمت اور اس کی توحید کا زبان سے بار بار اقرار کرنے والوں کے دلوں پر باطل کی عظمت کا نقش ثبت ہے اور خدائے واحد کی پرستش کرنے والے جھوٹے خداؤں کی پرستش کے بھی قائل ہیں تو اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر کرب محسوس ہوتا ہوگا اس کے اظہار کی ایک مسلمان کس طرح تاب لا سکتا ہے!"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۳)

ماہنامہ "ترجمان القرآن" نے اعترافِ حقیقت کے طور پر انتہائی خطرناک صورتِ حال کی نشاندہی کی ہے۔ اور یہ صورتِ حال پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایمان ثریا پر اُٹھ چکا ہے۔ اُدھر چودھویں صدی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مخبرِ صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی خطا جاتی اور ایمان کو ثریا سے زمین پر واپس لانے کے لئے ابنائے فارس میں سے وہ مردِ خدا ظاہر نہ ہوتا جس کے ظہور کی آپؐ نے بشارت دی تھی۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

درخواست دُعا

عزیزم کرنل بشیر احمد صاحب کا اپریشن لاہور میں مورخہ ۲۹/۳/۷۶ بروز سوموار ہو رہا ہے۔ عزیز کے دماغ میں رسولی ہے۔ اپریشن بہت نازک ہے۔ سب احباب خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (چوہدری عبدالکریم محلہ دار البرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ کا کامیاب دورۂ ماریشس

پریس کانفرنس سے خطاب، دو مساجد کا سنگ بنیاد، وزیر اعظم گورنر جنرل اور ہائی کمشنر آف انڈیا کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش، احمدیہ یوتھ سنٹر کا افتتاح، جلسہ سالانہ اور پبلک کانفرنس سے خطاب

ٹیلیویژن پر انٹرویو

مکرم مولوی صدیق احمد منور صاحب مبلغ انچارج ماریشس

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس ذات باری نے امسال جماعت احمدیہ ماریشس کی ایک دیرینہ خواہش کو احسن طور پر پورا کیا جماعت کی ساٹھ سالہ تاریخ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی مقدس وجود جزیرہ ماریشس میں وارد نہیں ہوا تھا نظریں ہمیشہ چشم براہ تھیں لیکن کبھی یہ آرزو بر نہ آئی اس سال کے شروع میں خاکسار نے جماعت احمدیہ ماریشس کی اس نیک خواہش کو اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فداہ نفسی کی خدمت میں پیش کیا حضور نے ہماری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو قادیان سے ماریشس تشریف لانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہم حضرت اقدس ایدہ اللہ کے اس احسان اور ذرہ نوازی کے بے حد ممنون اور شکر گزار ہیں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد کی خبر اہل ماریشس کے لئے معمولی خبر نہ تھی۔ ہر دل خوشی اور مسرت سے معمور ہو گیا۔ بہتوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے خوشی کے جذبات کا ہجوم لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا۔ ہر احمدی کے لبوں پر دعا تھی کہ اے مولیٰ کریم تو ہمارے معزز مہمان کو خیریت و عافیت ہمارے درمیان لا۔ اور ہمیں اس کی صحبت اور تربیت سے اعلیٰ رنگ میں مستفید ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

امسال جلسہ سالانہ ۲۵-۲۶ اکتوبر کو مقرر کیا گیا تھا۔ اس سالانہ کانفرنس اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کو شاندار طور پر کامیاب بنانے کے لئے سنٹرل کمیٹی کے کئی اجلاس ہوئے جن میں کام کی تقسیم کی گئی۔ مندرجہ ذیل احباب نے اس کار خیر میں بہت تندہی سے حصہ لیا۔ مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب مکرم حنیف جواہر صاحب مکرم اسماعیل سبحان صاحب مکرم منصور امیر الدین صاحب مکرم ناصر سوکیہ صاحب مکرم عزیز تیجوم صاحب مکرم حسن رمضان صاحب مکرم سبحان خدار صاحب مکرم غفور نوبی صاحب مکرم مقبول سوکیہ صاحب ان احباب نے رات دن کام کیا اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔

ائیرپورٹ پر والہانہ استقبال

۱۷ر اکتوبر کو ماریشس بھر میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت کے افراد بسوں اور پرائیویٹ کاروں کے ذریعہ کثیر تعداد میں مطار پہنچ گئے۔ بچوں اور نوجوانوں کے ہاتھوں میں ماریشس اور جماعت احمدیہ کے چھوٹے جھنڈے اس اجتماع کی زینت کو بڑھا رہے تھے۔ پروگرام کے مطابق ائیر انڈیا کا جہاز ۸ بجے شام سے کچھ وقت پہلے ماریشس پہنچ گیا۔ ہر احمدی کی نظریں جہاز پر جمی ہوئی تھیں۔ جونہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ جہاز سے باہر تشریف لائے۔ احباب نے بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے اپنے نہایت ہی معزز مہمان کا استقبال کیا۔ اسی روز رات کو ٹیلی ویژن پر تفصیلی خبروں میں اس استقبال کی تصاویر دکھائی گئیں اور اس طرح سارے ماریشس میں آپ کی آمد کی خبر پھیل گئی۔

احباب سے ملاقات مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ سب احباب جماعت کے مرکز دارالسلام میں آئے دارالسلام مسجد اور اس کے ماحول کو خوبصورت جھنڈیوں اور قمقموں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق احباب جماعت مرکزی مسجد دارالسلام میں جمع ہو گئے اور مختصر طور پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیکرٹری جنرل جناب ناصر سوکیہ صاحب نے جماعت کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ جواب ایڈریس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ مجھے آپ بھائیوں سے مل کر بے حد خوشی ہوئی جس محبت و عقیدت کا آپ نے میرے ساتھ اظہار کیا ہے میں اس کا بے حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں میں باہم ایک شاندار تعلق محبت پیدا کر دیا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے کہ ہماری اس روحانی محبت میں کوئی ظاہری فاصلہ روک نہیں نیز آپ نے فرمایا کہ اسی وقت میں اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام پورا ہوتے دیکھ رہا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ آپ لوگ اس الہام کی صداقت کی منہ بولتی دلیل ہیں۔ تقریب کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی دعا کرائی۔ دعا کے ساتھ ہی یہ نہایت ہی دلکش تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پریس کانفرنس سے خطاب

پروگرام کے مطابق ۲۲ اکتوبر کو صبح ۱۱ بجے ایمبیسیڈر ہوٹل میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ مندرجہ ذیل اخبارات کے نمائندے اس میں شامل ہوئے ڈیلی نیشن Le Mauricien اور Cernéen۔ پریس رپورٹرز کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی ساری کارگزاریاں صرف اسلام کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں احمدیہ جماعت کو اس نصب العین کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا بھر میں منظم طور پر اسلام کی اشاعت کی جائے۔

آنمکرم نے اپنے خطاب کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عظیم منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی پلان" کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ چند سالوں میں یورپ اور افریقہ میں نئے تبلیغی مرکز قائم کئے جائیں گے اور قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی شائع کئے جائیں گے آپ نے جماعت احمدیہ کی مالی قربانی سے نمائندگان کو آگاہ کیا۔ پریس کانفرنس کے اگلے روز مذکورہ اخبارات نے فوٹو کے ساتھ پریس کانفرنس کی تفصیل سے خبر دی جو بلا شبہ بہت سے قارئین کی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہوئی۔

دو مساجد کے سنگ بنیاد کی تقریبات

۲۳ر اکتوبر کو کاتریبوان مسجد کی تاسیس کا پروگرام تھا اس پروگرام کے انچارج برادرم غفور نوبی صاحب تھے انہوں نے دیگر احمدیوں کے تعاون سے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے کافی تیاری کی تقریب سے کئی دن پہلے اس علاقہ کے احمدیوں نے وقار عمل کر کے ماحول کو صاف کیا اور احباب کے بیٹھنے کے لئے ایک پنڈال بنایا اور رنگا رنگ کی جھنڈیوں اور قطعات سے اس کو خوبصورت بنایا۔ پروگرام کے مطابق ۲۳ر اکتوبر کو شام ۵ بجے احباب جماعت اور مدعو مہمان کاتریبوان پہنچ گئے محترم صاحبزادہ صاحب کو بڑے تپاک سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا گیا احباب نے آپ کو ہار پہنائے۔ بعدہٗ جناب شمس یادعلی کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے جناب ارشاد سوکیہ صاحب نے تلاوت کی اس کے بعد برادرم غفور نوبی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازیں جناب مقبول سوکیہ صاحب نے جماعت کاتریبوان کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ ایڈریس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مقررہ جگہ کی طرف بڑھے اس مقصد کے لئے سنگ مرمر کی ایک تختی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئی تھی محترم صاحبزادہ صاحب نے اس تختی کو مقررہ جگہ پر اپنے ہاتھ سے سیمنٹ کے ساتھ نصب کر دیا اس موقعہ پر آپ نے لمبی دعا کی لاؤڈ سپیکر پر بلند آواز سے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی آیت بار بار پڑھی جا رہی تھی غرضیکہ یہ ماحول نہایت ہی پُر کیف تھا ہر احمدی پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ سنگ بنیاد کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ دوبارہ اسٹیج پر تشریف لائے اور ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایڈریس میں جن جذبات محبت کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں ان کا ممنون ہوں مسجد کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تعمیر مسجد کو بہت اہمیت دیتے تھے آپ کا ارشاد ہے جس نے دنیا میں مسجد بنائی۔ خدا تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ گئے تو سب سے پہلا کام مسجد کی تعمیر تھی تاکہ اس عبادتگاہ کے ذریعہ سے آپ صحابہ کرام کی تربیت کر سکیں حضرت صاحبزادہ صاحب نے مزید فرمایا کہ مسجد کو آباد رکھنا بھی بہت ضروری ہے اسلئے احمدی بھائیوں کو مسجد میں کثرت سے آنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے کہا کہ میں دوسری قوموں کے لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ اس مسجد کا دروازہ ان کے لئے بھی کھلا ہے وہ جب چاہیں خدائے واحد کی عبادت اس مسجد میں ادا کر سکتے ہیں

پروگرام کے مطابق ۲۸ر اکتوبر کو ۵ بجے شام محترم صاحبزادہ صاحب مسجد پائی کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ پائی نے بہت جوش سے آپ کا استقبال کیا۔ تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جماعت احمدیہ پائی کے صدر صاحب عبدالرؤف سوکیہ نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جواب ایڈریس سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا دعا اور تضرعات کے ساتھ آپ محترم نے سنگ مرمر کی تختی مقررہ جگہ نصب کی اس کے بعد آپ نے حاضرین سے خطاب کیا آپ نے فرمایا مسجد جماعت کی تربیت کے لئے بہت اہم چیز ہے اور ترقی کی نشانی ہے یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ پائی کی مسجد کے جملہ اخراجات بیوہ زلیخا مستن صاحبہ ادا کریں گی۔ بیوہ زلیخا کے بیٹے حمید مستن محمد مستن اور محمود مستن چمڑے کا بہت بڑا کاروبار چلا رہے ہیں محترم میاں صاحب نے اس کے اس کار خیر کو سراہا اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کی طرف سے مسجد کو بطور صدقہ جاریہ قبول فرمادے۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی اور پرسوز دعا کرائی دعا کے بعد سب احباب نے مل کر کھانا کھایا اگلے روز ان تقریبات کی تصاویر خبروں کے ساتھ ٹی وی پر دکھائی گئیں

ہزایکسیلنسی گورنر جنرل آنریبل وزیر اعظم اور ہائی کمشنر آف انڈیا کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک وفد کی معیت میں مذکورہ شخصیات سے ملاقات کی اور قرآن مجید کے علاوہ اسلام کا دوسرا لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا جو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ ان مختصر تقریبات کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی کارگزاری پر روشنی ڈالی اور ان معزز شخصیات کو بتایا کہ جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمت کے لئے قائم ہوئی ہے جماعت کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے کہ ہم ہمیشہ حکومت وقت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ آنریبل وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں کتب کی پیشکش کا پروگرام فلمایا گیا۔ جو اگلے روز ٹی وی پر دکھایا گیا۔

جناب گورنر جنرل صاحب سے ملاقات کے بعد ان کے محل کے وسیع لان میں وہ مقام بھی جس کو دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے دیکھا گیا۔ وفد کے جملہ ممبران ایک پولیس گائیڈ کے ہمراہ اس مقام پر پہنچے۔ اس مقام پر کھڑے ہو کر انسان کا تصور قادیان کی معمولی سی بستی اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف چلا جاتا ہے۔ جہاں سے آج سے تقریباً سو سال قبل یہ خدائی آواز بلند ہوئی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر انسان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ دنیا کے اس کنارے پر کھڑے ہو کر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قدرے بلند آواز سے جو متضرعانہ لمبی دعا کرائی اس کو احقر کا قلم تحریر نہیں کر سکتا۔ یہ نظارہ دعا بہت عجیب اور ایمان افروز تھا۔ ہر ایک کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ جذبات تشکر کا سمندر جوش مار رہا تھا۔ اسلام کی ترقی کے لئے انتہائی درد و کرب کے ساتھ دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ میں تقاریر

۲۵، ۲۶، ۲۷ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ ماریشس کی مرکزی مسجد دارالسلام میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا اس سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں شروع فرمایا تھا اور اس کی اغراض یہ ہیں کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے عظیم منصوبے سوچے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر ادا کریں۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے جماعت کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو غلبہ اسلام کے ضمن میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ دوسرا خطاب ۲۶ر اکتوبر کو تھا جزیرہ بھر کے احمدی دور و نزدیک سے دارالسلام میں تشریف لائے تاکہ وہ محترم صاحبزادہ صاحب کی ایمان افروز تقریر میں سن سکیں۔ چنانچہ اس عظیم اجتماع سے مخاطب ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بے حد فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم میں کوئی خوبی اور ہنر نہیں تھا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کمزور بندوں کو اس شرف اور سعادت سے نوازا۔ آپ نے فرمایا الٰہی سلسلوں میں جب کوئی داخل ہوتا ہے تو اسے غیر معمولی قربانیاں پیش کرنی پڑتی ہیں یہ قربانیاں اسلئے طلب کی جاتی ہیں تاکہ اس الٰہی جماعت کے ماننے والوں کو عظیم مراتب سے نوازا جائے اور ان کو مثالی انسان بنایا جائے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عظیم وعدے کئے ہیں اور بہت ساری بشارات دی ہیں۔ انشاء اللہ احمدیت کے ذریعہ سے دنیا بھر میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زندگی بخش پیغام پھیلے گا

تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدائی وعدے پورے ہو رہے ہیں جماعت احمدیہ دنیا بھر میں پھیل چکی ہے اور یہی ایک جماعت ہے جس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ خلافت سے انتہائی مضبوط وابستگی اختیار کرنی چاہیئے اور اپنی ذمہ داریاں تندہی اور اخلاص کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں تا ہماری زندگی میں غلبہ اسلام کا عظیم انقلاب رونما ہو۔ جلسہ سالانہ کے آخر میں آپ نے لمبی اور متضرعانہ دعا کرائی۔ اس سال کا جلسہ بہت پُر کیف تھا، محترم صاحبزادہ صاحب کی صحبت اور آپ کی ایمان افروز تقریر نے ہم سب کے ایمانوں کو تقویت بخشی فالحمد للہ علی ذالک

استقبالیہ تقریب اور معززین ملک سے ملاقات

۲۷ر اکتوبر کو جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت کا پروگرام تھا اس مقصد کے لئے یہاں کے ایک ہندو دوست مسٹر بالمیک سے اس کی بلڈنگ Boodhun Hall حاصل کی گئی۔ مسٹر بالمیک ایک صاحب حیثیت شخصیت ہیں اور جماعت احمدیہ سے کافی عقیدت رکھتے ہیں اور ہمیشہ ہی مختلف رنگوں میں جماعت سے تعاون کرتے رہتے ہیں۔ مذکورہ بلڈنگ بہت ہی خوبصورت ہے اور ماڈرن انداز میں تعمیر کی گئی ہے۔ اس میں سنٹرل افریقہ کے سابق سفیر رہتے تھے اور ماہانہ ۱۲ ہزار روپیہ بطور کرایہ ادا کرتے تھے۔

دعوت کے کئی دن قبل مہمانوں کو دعوت دینے کے لئے دعوتی کارڈ طبع کروائے گئے اور بہت سے معززین کو شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا۔ بعض مہمانوں کو خاکسار اور مولوی ابوبکر خاں صاحب نے ذاتی طور پر ملاقات کر کے دعوتی کارڈ دیئے۔ الحمد للہ یہ تقریب بھی بہت کامیاب رہی بہت سے مسلمان ہندو اور عیسائی معززین نے اس دعوت میں شرکت کی اور بالمشافہ محترم صاحبزادہ صاحب سے احمدیت کے متعلق باتیں سنیں۔ اس تقریب میں خاکسار نے سب شخصیات کو محترم مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ سے متعارف کرایا۔ جماعت کی خصوصی دعوت پر آنریبل تسیت بُدن جو وزیر یوتھ اور اسپورٹس بھی اس تقریب میں شریک ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب سے انہوں نے تفصیلی گفتگو کی اور اس طرح گویا جماعت احمدیہ کے متعلق ان کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔

وزیر محترم کے علاوہ مڈغاسکر اور سنٹرل افریقہ کے سفیر اور نمائندوں کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ جملہ مہمانوں کی مشروبات اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۴۵۶

مَیں سردار بی بی بیوہ صوبیدار راج ولی صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۱/- روپے ماہوار اور ۴۰۰/- روپے سالانہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سردار بی بی بیوہ صوبیدار راج ولی صاحب دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ داؤد احمد ولد نور محمد صاحب وصیت ۱۹۱۶۸ دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ منشی مولا بخش موصی ۱۲۴۲۵ دوالمیال ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۷

مَیں حاجی محمد الدین ولد اللہ دتہ صاحب قوم شیخ رگل پیشہ مزدوری عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن موہلن کے چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم ۴۰۰۰/- روپے
۲۔ مکان پختہ ۵۰۰۰/- روپے
۳۔ حویلی ۱۰ مرلے ۱۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ حاجی محمد الدین ولد اللہ دتہ صاحب موہلن کے ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد ڈاہرانوالی۔

گواہ شد۔ ہدایت اللہ ناصر ولد ارشاد اللہ چھٹہ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۸

مَیں رحمت بی بی زوجہ شیخ عبد الحکیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی اندازاً ۸ تولہ مالیتی ۴۰۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحمت بی بی زوجہ شیخ عبد الحکیم صاحب مکان ۲/۳۶ بلاک ۲ گلی ۱۰ اوکاڑہ۔

گواہ شد۔ حاکم علی امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ موصی ۱۱۰۴۰

گواہ شد۔ عبد الحکیم ولد فضل الدین صاحب موصی ۱۱۴۲۵ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۹

مَیں فاطمہ بی بی زوجہ مستری نواب دین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۲۲/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی زوجہ مستری نواب دین صاحب چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ عبد السلام ظفر پسر موصیہ ولد نواب دین صاحب چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد ولد کرم الدین صاحب حقیقی بھائی موصیہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۰

مَیں بشارت بیگم زوجہ ملک غلام نبی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۱۴ دار العلوم غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشارت بیگم زوجہ ملک غلام نبی صاحب ۱۱/۱۴ دار العلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ قاضی محمد نذیر ولد قاضی محمد حسین صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبد السلام ولد غلام نبی صاحب محلہ دار العلوم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۶۱

مَیں صبیحہ بنت لطف الرحمٰن صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۲۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صبیحہ بنت لطف الرحمٰن صاحب مرحوم مکان ۲۸/۱۷ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ جھنگ۔

گواہ شد۔ عزیز احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد الدین ولد حسین بخش صاحب۔ دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔

(باقی)

یوم پاکستان کے موقع پر

کرکٹ کا نمائشی میچ

ربوہ ۲۳ مارچ۔ یوم پاکستان کی تقریب کے سلسلہ میں فضل عمر کرکٹ کلب ربوہ اور الفتح کرکٹ کلب سرگودھا کے درمیان چالیس چالیس اوورز کا میچ کھیلا گیا۔ فضل عمر کلب ربوہ نے یہ میچ ایک سو ستاون رنز سے جیت لیا۔ فضل عمر کلب نے سات وکٹوں کے عوض دو سو ستاون رنز بنائے جبکہ مہمان ٹیم صرف ایک سو رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔

فضل عمر کلب کی طرف سے سفیر ناصر۔ عبد الحی۔ رشید احمد اور منیر کوکب نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا جبکہ مہمان ٹیم کی طرف سے جاوید اور مسعود نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

(کیپٹن فضل عمر کلب ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری پھوپھی جان محترمہ امۃ اللہ بی بی صاحبہ آف کوٹ احمدیہ (سندھ) کو عرصہ سے ٹانگوں میں درد رہتا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی آجاتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد سے جلد کامل شفا بخشے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(محمد سلیم احمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۵۸ ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ)

۲۔ خاکسار چند روز سے بوجہ دورانِ سر اور بدن میں درد بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نور الدین خوشنویس۔ دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلسِ مشاورت (بقیہ صفحہ اوّل)

بشاشت اور اخلاص کے ساتھ جو ہمارے اندازوں سے کہیں بڑھ کر تھی خدا تعالیٰ کے حضور اپنی حقیر مالی قربانی پیش کی۔ اگرچہ جوبلی کا سال شروع ہونے میں قریباً چودہ سال کا عرصہ باقی ہے لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ بعض بنیادی اہمیت رکھنے والے کاموں کی ابتداء کر دینی چاہئیے۔ مثلاً یورپ کے متعدد اہم ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام ہے جس کی ابتداء ہو چکی ہے چنانچہ گذشتہ سال مَیں نے اپنے سفرِ یورپ کے دوران سویڈن میں ایک مسجد کی بنیاد رکھ دی جو امید ہے کہ آئندہ ماہ جولائی تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔ اُس ملک میں خدا کے فضل سے بکثرت لوگ احمدی ہو رہے ہیں جو بڑے مخلص اور جوشیلے ہیں، الحمد للہ۔ حضور نے فرمایا آئندہ دو سالوں تک ناروے میں مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کا ارادہ ہے۔ پھر یورپ کے بعض اور ایسے ممالک ہیں جو کئی زاویۂ نگاہ سے ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتے ہیں عقل و فہم، فراست و تدبّر، دلائل اور آسمانی نشانات کی مدد سے ہم نے غلبۂ اسلام کی آنے والی مہم کے لئے پوری تیاری کرنی ہے لیکن اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہر لحاظ سے بیدار اور چوکس رہ کر اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کریں۔

حضور نے پریس کے قیام اور اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کے سلسلے میں بعض پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ رکاوٹیں ہمارے جن بھائیوں کی طرف سے حائل ہو رہی ہیں ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ اور عقل دے اور وہ ایک ایسی مہم میں رکاوٹیں نہ ڈالیں جس کی کامیابی بہرحال آسمان پر مقدر ہو چکی ہے۔

حضور نے جماعت کو دین کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق مخلص اور تجربہ کار خدامِ اسلام مہیا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا بھی مختصر طور پر تذکرہ فرمایا جو نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں کام کرنے والے احمدی ڈاکٹروں کے ذریعے ظاہر ہو رہے ہیں اور فرمایا کہ باوجود اس کے کہ بعض عیسائی حلقے اپنے حسد کے باعث ہمارے کام میں روکیں حائل کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی طور پر شفا رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض ممالک کے وزراء اپنے ہسپتالوں کو جو ہر طرح کی سہولتوں سے آراستہ ہیں چھوڑ کر ہمارے ڈاکٹروں کے پاس آتے ہیں اور برملا اِس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ سرکاری ہسپتالوں میں اور تو کچھ ہے لیکن وہ شفا وہاں نہیں ہے جو احمدی ڈاکٹروں کے ہاں میسّر ہے۔ حضور نے اِس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ مَیں نے افریقی ممالک میں انسانیت کی بے لوث خدمت کے لئے ۱۶ تربیت یافتہ ڈاکٹر مہیّا کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ سات سال کی بجائے ڈیڑھ سال ہی میں پورا ہو گیا۔ لیکن اب ان ڈاکٹروں کی جگہ نئے ڈاکٹر آنے چاہئیں اِس کے لئے ممکن ہے کہ مجھے بیرونی ممالک میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو تحریک کرنا پڑے کہ وہ افریقہ جا کر ہمارے منصوبہ کے تحت کام کریں۔

آخر میں حضور نے فرمایا دُنیا میں اِس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے ہماری ذمّہ داری بھی اب محدود نہیں رہی بلکہ ساری دُنیا کی ذمّہ داری بن گئی ہے لیکن ہماری حقیر مساعی تبھی کامیاب ہو سکتی ہیں جبکہ مَیں اور جماعت ایک وجود بن کر اپنی کوششوں کو بھی انتہاء تک پہنچا دیں اور اپنی دعاؤں کو بھی انتہاء تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہونا وہ نہیں جو مَیں یا آپ نے چاہا، ہوگا وہی جو خدا نے چاہا۔ اور خدا نے یہی چاہا ہے کہ مہدی معہود کے ذریعہ اب اسلام دُنیا میں غالب آئے اِس لئے یہ بہرحال ہو کر رہے گا، انشاء اللہ

حضور کے اِس بصیرت افروز خطاب کے بعد ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے حضور کے ارشاد پر مندرجہ ذیل پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اِن سب کمیٹیوں کے تقرر کے دوران محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا۔

(۱) سب کمیٹی اصلاح و ارشاد

اِس سب کمیٹی کے صدر حضور نے محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو اور سیکرٹری محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ

حضور نے اس کے صدر محترم مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی کو اور سیکرٹری محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی برائے میزانیہ تحریک جدید و وقفِ جدید۔

اِس کے صدر حضور نے محترم ملک عبد العلی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد کے اور سیکرٹری مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی کو مقرر فرمایا۔

(۴) سب کمیٹی وصیّت

اس کے صدر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ اور سیکرٹری محترم مولانا ابو العطاء صاحب کو حضور نے مقرر فرمایا۔

(۵) سب کمیٹی برائے فقہ احمدیہ

اس کے صدر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ اور سیکرٹری محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کو حضور نے مقرر فرمایا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

خلاف ہے اور ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم نہ تو جبر کے مقابلہ میں جبر کریں اور نہ ایسے لوگوں کے لئے بددعا کریں بلکہ ان کے لئے بھی ہمیں دعائیں ہی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ دے اور ہمیں بھی صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ دُنیا جلد اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور اسلام کی طرف جبر منسوب کرنے کا دھبّہ ہمیشہ کے لئے دُور ہو جائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت کے پیشِ نظر نماز جمعہ اور نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نقد و نظر

تفسیر سورۂ کہف

مصنّفہ: محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیوبند
ضخامت ۲۰×۲۶/۸ ۔ حجم: ۲۶۲ صفحات
ہدیہ: پندرہ روپے فی جلد

زیرِ نظر کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عالم باعمل محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیوبند سابق پروفیسر جامعۃ المبشرین قادیان و جامعہ احمدیہ ربوہ کی تصنیف ہے اور سورۂ کہف کی نہایت لطیف تفسیر پر مشتمل ہے۔ آپ نے اِس میں وہ تفسیر بیان فرمائی ہے جو پیش آمدہ واقعات کی صورت میں خدا تعالیٰ کی فعلی کتاب سے صفحۂ ارض پر نمودار ہوئی ہے قبل ازیں آپ کے قلم سے تفسیر سورۂ بنی اسرائیل بعنوان "دستور الارتقاء" اور تفسیر سورۂ یٰسین بعنوان "البشریٰ للیائسین" کتابی صورت میں شائع ہو کر جماعت کے اہلِ علم اصحاب سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ تفسیر سورۂ کہف بھی سابقہ دو تفاسیر کی طرح احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ملفوظات و تحریرات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاءِ کرام کی روشنی میں بہت پُر معارف انداز میں تحریر کی گئی ہے اور حقائق و معارف کے ایک بیش بہا خزانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ سورۂ کہف زمانہ حاضرہ کے حالات اور غلبۂ اسلام کے متعلق جن پیشگوئیوں پر مشتمل ہے محترم مولوی صاحب موصوف نے واقعات کی رُو سے ان کے پورا ہونے اور مسلسل پورا ہوتے چلے آنے پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ہے اور ان کے پورا ہونے کے ثبوت میں جگہ جگہ بہت سے بیش قیمت حوالہ جات درج فرما کر اس کی افادیت کو بہت بڑھا دیا ہے۔

پیرانہ سالی کے باوجود محترم مولوی صاحب موصوف نے یہ بیش قیمت تفسیر تحریر کرنے میں بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اور بلاشبہ بہت محنت اٹھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو فہمِ قرآن عطا کیا ہے اس سے دوسروں کو مستفیض کرنے میں بہت قابلِ قدر خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس زبردست علمی خدمت کی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی عمر اور صحت میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

یہ بیش بہا علمی تحفہ الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ اور دوسرے مقامی کتب فروشوں سے پندرہ روپے فی نسخہ کے حساب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت کے علم دوست احباب اِسے خرید کر اس سے پورا پورا استفادہ کریں گے۔ اس کے مطالعہ سے خود ان میں تدبّر و فہمِ قرآن کا ملکہ پیدا ہوگا اور اسے اجاگر کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

ضمیمہ روزنامہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲۷ امان ۱۳۵۵ ہش ۲۷ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۰

اسلام سے ارتداد اختیار کرنیوالے کا جماعتِ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "نور الحق" میں رقم فرمایا ہے:۔

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہلِ قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول ؐ نے حرام کیا اُس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اُس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مؤمن موحد مسلم ہیں۔" (نور الحق جزاوّل ص۵)

نیز اسی ضمن میں حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو۔" (رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق")

پھر حضور علیہ السلام نے یہ بھی بالوضاحت رقم فرمایا ہے:۔

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں ... اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول ؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔" (ایام الصلح ص۸۶، ص۸۷)

پھر حضور علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں یہ شرط بھی واضح طور پر درج فرمائی ہے کہ:۔

"ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔" (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

نیز شرائطِ بیعت کے ضمن میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی رقم فرمایا ہے:۔

"اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کی رُو سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ کوئی حقیقی احمدی اسلام سے ارتداد کا تصور بھی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ وہ اسلام سے ارتداد اختیار کر لے۔ اسی لئے کوئی شخص جو اسلام سے ارتداد اختیار کرے خلافتِ احمدیہ سے تعلقِ بیعت رکھنے والی جماعت کا فرد ہو ہی نہیں سکتا۔

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ بشیر طاہر ولد فضل دین ساکن منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ کا جس نے اسلام سے ارتداد کا اعلان کیا ہے جماعتِ احمدیہ (مبایعین) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عبد المالک خان
ناظرِ اصلاح و ارشاد

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ